ہر زمانے کے محققین نے یہ دعویٰ کیا کہ اعجاز قرآن پر جو کچھ وہ لکھ رہے ہیں، وہ حرف آخر ہے۔ حافظ ابن قتیبہ سے ابوبکر السجستانی تک، رمّانی و قاضی عبدالجبار سے باقلانی تک، یحییٰ علوی و ابن رشد سے ابن سراقہ و برہان الدین بقاعی تک، جرجانی سے رافعی تک، انھی دعووں کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ لیکن ایک صدی بھی نہ گزر پاتی تھی کہ ان کے دعوے پر خط تنسیخ کھینچنے والا نیا دعوے دار اُٹھ کھڑا ہوتا اور قرآن کے اعجازِ بیان کو اپنی عقل وفکر کی محدودیتوں کا پابند کرنے کی کوشش کرتا حالانکہ قرآن کا اعجاز بیان ان کی قائم کردہ حدبندیوں سے بالاتر تھا۔

اعجاز اور تحدی (چیلنج) میں فرق کیا ہے؟ اس پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ماہرین بلاغت کی عبارات و اقتباسات کے ذریعے اعجاز قرآن کی بابت ان کا نظریہ بیان کیا ہے۔ مصنفہ نے اپنی تحقیقات کو تین فصول ''اعجاز قرآن (۱) حروف میں (۲) الفاظ میں (۳) اسالیب میں'' تقسیم کرکے ہر ایک کی وضاحت کے لیے آیات وسورتوں سے مثالیں دی ہیں اور یہ ثابت کرنے کی بہترین کوشش کی ہے کہ قرآن کا ہر لفظ، ہر حرف اور ہر اسلوب اپنی جگہ بھرپور بلاغت رکھتا ہے اور یہی اعجازِ قرآن ہے۔ کسی بھی قرآنی لفظ کے معانی کا تعیّن یا حرف کی وضاحت ''تفسیر القرآن بالقرآن'' کے اصول پر کی گئی ہے۔ کتاب اپنے موضوع کا مکمل احاطہ کرتی ہے۔ موضوع کے اعتبار سے ثقیل ہونے کے باوجود مترجم نے جملوں کو بوجھل نہیں ہونے دیا۔ ترجمہ سلیس اور رواں ہے۔

(ڈاکٹر اختر حسین عزمی)

قائداعظم جناح، برصغیر کا مردِ حریت، شریف فاروق۔ ناشر: مکتبہ اتحاد، اسلامیہ کلب بلڈنگ، خیبر بازار، پشاور۔ صفحات: ۵۳۲۔ قیمت مجلد: ۹۲۵ روپے۔

قائداعظم محمد علی جناح کو اپنی زندگی میں متحدہ ہندی قومیت کے علَم برداروں کی تنقید کا سامنا تھا، اور انتقال کے بعد پاکستان کے کانگرسی عناصر اور بالخصوص 'روشن خیال اور ماڈریٹ' دانش وروں کی مخالفت بلکہ کردارکشی کی مہم کا نشانہ بننا پڑا۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ دوسری قسم کے لکھنے والوں کے جارحانہ رویے میں وسعت آئی، جب کہ قائداعظم کے بارے میں حقیقت پسندی اور ہمدردی سے لکھنے والے اہلِ قلم میں ویسا عزم اور ویسی قوت سے نظر نہیں آتی۔

اس فضا میں پاکستان کے معروف صحافی اور دانش ور شریف فاروق کی زیرنظر کتاب متعدد حوالوں سے ایک گراں قدر کاوش ہے۔

مؤلف نے قائداعظم پر ولی خاں کی الزام تراشی کا مسکت جواب دیا ہے (ص ۲۴، ۲۸۵)۔ انھوں نے بجاطور پر یہ گلہ کیا ہے کہ: ''پاکستانی مصنفین نے قائداعظم کے برطانوی سامراج کے خلاف انقلابی رول [کونمایاں کرنے] کی طرف کوئی توجہ نہیں دی'' (ص ۲۰۵)، جب کہ اس کتاب میں اس موضوع پر بہت سے چشم کشا حوالے درج ہیں۔ بھارتی اسکالر ڈاکٹر اجیت جاوید کی کتاب سے اس ضمن میں نہایت دل چسپ حقائق پیش کیے ہیں (ص ۳۳۹-۳۷۹)۔ قائداعظم کی اسلامی یا سیکولر سوچ کے موضوع پر بڑی سیرحاصل بحث پیش کی گئی ہے۔ اسی طرح سٹینلے ولپرٹ کی جانب سے قائد کی سوانح پر سیرحاصل گفتگو کی گئی ہے۔

اسلوبِ بیان کسی خشک تحقیقی کتاب کا سا نہیں ہے، بلکہ صحافتی اسلوبِ نگارش میں تحقیقی حقائق کو عام فہم انداز میں 'جوشِ پاکستانی' (بروزن جوشِ ایمانی) کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ پروفیسر پریشان خٹک، شریف الدین پیرزادہ اور ڈاکٹر جاوید اقبال کی تقاریظ نے کتاب کے داخلی حسن کو نمایاں کیا ہے۔ کتاب مختلف اوقات میں مذکورہ بالا موضوع پر لکھے جانے والے مقالات کا مجموعہ ہے۔ ہماری نئی نسل کو اس طرح کی کتابیں پڑھنا چاہییں۔ (سلیم منصور خالد)

Religion and Politics in America [امریکا میں مذہب اور سیاست]، ڈاکٹر محمد عارف ذکاء اللہ۔ ناشر: مرکز الزیتونہ براے تحقیق و مشاورت، بیروت، لبنان۔ صفحات: ۱۷۴۔ قیمت: درج نہیں۔

یہ سوال بار بار اٹھایا جاتا ہے کہ مذہب و سیاست کی حدود کیا ہیں؟ کیا انھیں ایک دوسرے کے ساتھ متحرک ہونا چاہیے یا دونوں کے اہداف و دائرہ کار مختلف ہیں، اس لیے ایک کو دوسرے کے امور میں دخل نہ دینا چاہیے۔ جدید تہذیب کی تو بنیاد ہی یہ ہے کہ مذہب کو کاروبارِ زندگی سے بالکل الگ تھلگ رکھنا چاہیے۔ اس موضوع پر بحث جاری ہے۔

انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، کوالالمپور ملایشیا میں شعبہ اقتصادیات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر